نعتیں ﷺ

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہیں اس کو نواز دیں یہ درِ حبیب کی بات ہے

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

وہ مچل کے راہ میں رہ گئی یہ تڑپ کے در سے لپٹ گئی
وہ کسی امیر کی شان تھی یہ کسی غریب کی بات ہے

میں بروں سے لاکھ برا سہی مگر ان سے ہے مرا واسطہ
مری لاج رکھ لے مرے خدا یہ ترے حبیب کی بات ہے

ترے حسن سے تری شان تک ہے نگاہ و عقل کا فاصلہ
یہ ذرا بعید کا ذکر ہے وہ ذرا قریب کی بات ہے

تجھے اسے منور بے نوا درشہ سے چاہیے اور کیا
جو نصیب ہو کبھی سامنا تو بڑے نصیب کی بات ہے

———O———

صباء مدینے اگر ہوجانا نبیؐ سے میرا سلام کہنا
جھکا کے پلکیں بہا کے آنسو نبیؐ سے میرا سلام کہنا

میں امتی ہوں تمہاری آقاؐ قرار اک پل نہیں ہے آتا
میں جھاڑوں پلکوں سے خاک طیبہ نبیؐ سے میرا سلام کہنا

———O———

کبھی اے نسیم سحر ترا ہو گزر دیار حجاز سے
مری چشم تر کا سلام کہنا حضور بندہ نواز میں

———O———

آج اشک مرے نعت سنائیں تو عجب کیا
سن کر وہ وہ مجھے پاس بلائیں تو عجب کیا

ان پر تو گنہگار کا سب حال کھلے گا
اس پر بھی وہ دامن میں چھپائیں تو عجب کیا

دیدار کے قابل تو نہیں چشم تمنا
لیکن وہ کبھی خواب میں آئیں تو عجب کیا

پابند نوا تو نہیں فریاد کی رسمیں
آنسو ہی مرا حال سنائیں تو عجب کیا

نے زاد سفر ہے نہ کوئی کام بھلے ہیں
پھر بھی مجھے سرکار بلائیں تو عجب کیا

یہ نسبت شاہ مدنی اور یہ آنسو
محشر میں ہر اک غم سے چھڑائیں تو عجب کیا

حاصل جنہیں آقا کی غلامی کا شرف ہے
ٹھوکر سے وہ مردوں کو جلائیں تو عجب کیا

وہ حسن دو عالم ہیں ادیب ان کے قدم سے
صحرا میں اگر پھول کھل آئیں تو عجب کیا

———O———

جب سے آنکھوں کو اشکوں کی نعمت ملی
کیا کہوں دل کو میرے جو راحت ملی

شوق گریہ ملا غم کی لذت ملی
اب محبت کو شان محبت ملی

اشک پلکوں سے فرش زمیں پر گرے
عاجزی انکساری کی دولت ملی

———O———

ساحل اپریل ۲۰۰۸ء